الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون
سوانح عمری
حضرت حاجی باوا ملنگ
رضی اللہ تعالےٰ عنہ
باہتمام
احقر الناس منشی محمد عباس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہیں ذرِ بحرِ کرامت حضرت باوا ملنگؒ
انجم بزمِ ولایت حضرتِ باوا ملنگؒ
پرتوِ شاہِ رسالت حضرت باوا ملنگؒ
ہیں سراپا ابرِ رحمت حضرتِ باوا ملنگؒ

فخر کرتی ہے زمینِ ہند آن بار
ناز ہر مومن کو ہے ماہِ عرب کی شان

ہے روایت آپ جب نکلے وطن سے سوئے ہند
لعلِ یکتا کی طرح کانِ یمن سے سوئے ہند
جوشِ الفت میں عرب کے باغ و بن سے سوئے ہند
گویا کی پرواز بلبل نے چمن سے سوئے ہند

طے منازل کر کے پہنچے آپ کوکن کے قریب
یعنے اپنے خاص ملجا اور مامن کے قریب

سنتے ہیں اس کوہ پر اک دیو کا استھان تھا
قلعہ جس کا بتکدہ اور شہر کفرستان تھا
دیو سرکش ظالم و سفاک و بے ایمان تھا
دشمنِ دین بھی تھا مرتد دشمنِ انسان تھا

تھا نہ کچھ فرعون سے کم اسکی نخوت کا دماغ
تھی شبِ دیجور لیکن سر پہ جلتا تھا چراغ

ایک دن حضرت نے کی میلادِ ختمِ انبیاؑ
کفر کی ظلمت میں پھیلی نورِ وحدت کی ضیا
کشف سے حضرت کے بقعۂ نور صحرا ہو گیا
کوہ پر کیا دیکھتے ہیں جل رہا ہے اک دیا

نور نے تحلیل کر دیا نارِ جہنم کا چراغ
بجھ گیا اک دم میں کفار دون کے دم خم کا چراغ

دیکھکر اندھیر دیو روسیاہ چلا ادھا
قبر کے مانند تاریکی مین دم گھٹنے لگا
مچگئی ہل چل یہ کس افتاد کا ہے سامنا
کیا قیامت آگئی کیا ہوگیا محشر بپا

کردیا کس نے چراغ زیست گل اک بات مین
کون دشمن چھپ کے بیٹھا تھا ہماری گھات مین

الغرض اس کشمکش مین صبح کا ڈنکا بجا
گونج اٹھی کوہ پر اللہ اکبر کی صدا
پھٹگئے کانون کے پردے آگئی سر پر قضا
کوہ جنبش کھا کے دم مین پست ہو کر رہگیا

نعرۂ تکبیر کی جب توپ داغی آپ نے
منھ کے بل گر کر لگے بدبین زمین کو ناپنے

جب ہوئے فارغ نمازِ صبح سے باو املنگ
کوہ کا دل آب تھا اور ہوم تھا ہر ایک سنگ
تھے جلو مین آپ کے تین ۳ او بھی حق کے ملنگ
ایک اک دریائی وحدت کا تھا غوطہ زن نہنگ

حضرت والا کے ماموں۔ میر سُلطان بختور
مالکِ ملکِ ولایت سے تھے یہ تینون نامور

ایک ہمدم پہلی منزل ہی کے دربان ہوگئے
دوسرے ہم راز آگے بڑھ کے قربان ہوگئے
تیسرے جانبر بھی آخر حق کے مہمان ہوگئے
قبر مین القصہ تینوں دوست پنہان ہوگئے

جب فراغت کر چکے تجہیز اور تکفین سے
پھر مخاطب ہوگئے اُس کا فرِ بے دین سے

آپ گھوڑے پہ ہوئے اسوار کہکر یا حبیب
ورد تھا نَصْرٌ مِّنَ اللہ - ذِکر تھا فَتْحٌ قریب
ساتھ ہی دل سے نکلتی تھی صدا لبیک یا مُجیب
یکطرف حیران و ششدر تھے کھڑے کُل بد نصیب

آپ کا غازی ہَوا کے دوش پر اسوار تھا
گویا اسپ باوفا پیکِ صبا رفتار تھا

کی نگہ جب آپ نے پستی سے اوپر کی طرف
جَست کی گھوڑے نے بڑھکر کوہ کے سر کی طرف
بام پہ پہنچا تو دیکھا اپنے سرور کی طرف
اپنے آقا کی طرف اور اپنے رہبر کی طرف

ہنہنا کر گر پڑا حضرت پہ قربان ہو گیا
آپ کو منزل پہ پہنچا کر زمین پر سو گیا

قلبِ محزون پر تھا یارانِ طریقت کا قلق
اور کبھی تھا مرگِ اسپِ وفا سے سینہ شق
چشم گریان سینہ بریان تھا زبان پر شکرِ حق
عالمِ تنہائی تھی پژمردہ دل تھا چہرہ فق

بیکسی مین ہان فقط اک صبر ہی دمساز تھا
جس کی دمسازی پہ ہر دم شیرِ حق کو ناز تھا

ہی خبر پہنچی حبیبِ مصطفٰیؐ با احترام
پہنچے اس جا پر جسے کہتے ہین ڈولی خاص و عام
ظہر کا تھا وقت صحبتِ شہ عالی مقام
ہو گئے پھر نماز استادہ لیکر حق کا نام

دیو نے دیکھا جو مثلِ شیر تنہا آپ کو
منصفی سے گربۂ مسکین سمجھا آپ کو

اپنی دختر سے لگا کہنے کہ اے جانِ پدر
ایسے دل گردے کا دیکھا ہی نہین مینے بشر
اسکی جبروت و جلالت سے لرزتا ہے جگر
سارے منتر ہیچ ہین چلتا نہین کوئی سحر

تو ابھی نادان ہے الھڑ ہے جا دریافت کر
کون ہے یہ - اس کو سر سے ٹالنے کی بات کر

دخترِ دیوِ شقی یہ سُنکے بولی اے پدر
آپ جب فرماتے ہین لیتی ہون مین اسکی خبر
مرغِ بے بس کی طرح ہے یہ تنِ تنہا بشر
لو ابھی مین بال و پر لاتی ہون اسکے نوچکر

آپ ڈرتے ہین تو مجھ مین مردمی کا جوش ہے
مین ہون گربہ میرے آگے یہ مثالِ موش ہے

حاصل مطلب وہ نکلی شیرِ غرّان کی طرح
آپ تک پہنچی لپک کر مردِ میدان کی طرح
خوف طاری ہو گیا کمزور انسان کی طرح
گر پڑی بے حس زمین پر جسمِ بیجان کی طرح

ہوش جب آیا تو منھ پر چُپ کا تالا لگ گیا
آنکھ ملتے ہی جگر مین ایک بھالا لگ گیا

آپ نے فرمایا بیٹی کیا مرض لاحق ہوا
کیون تڑپتی ہے زمین پر آ تو میرے پاس آ
چیخ اُٹھی جلد کیجے درد کی میرے دوا
ہائے کیا تبلاؤن دلیر زخم ہے کاری لگا

جانے کیسا تیر تھا دل سے خلش جاتی نہین
اب میرے بچنے کی صورت ہی نظر آتی نہین

آپ نے فرمایا اے نیک اختر نیک خصال
تیرے سے عشق کا دل سے نکلنا ہے محال
اب تو میری ہو چکی وختر بفضلِ ذوالجلال
کلمۂ توحید پڑھ - کر دور باطل کا خیال

درد پیدا ہو کے مثلِ موم جب دل ہو گیا
رتبہ جو حاصل تجھے ہونا تھا حاصل ہو گیا

آپ کی تلقین کا ایسا ہوا اُس پر اثر
کفر دل سے مٹ گیا جاتا رہا دردِ جگر
نخلِ ناقص میں حقیقت کا ہوا پیدا ثمر
جھک گئی گردن لگی کہنے اے شاہِ دادگر

خوب کی تم نے دوا میرے دلِ مجروح کی
ورنہ قاتح قدر کب کرتا ہے اِک مفتوح کی

مین تصدق آپ پر لونڈی بنا لیجے حضور
داخلِ حسنات و ایمان کیجئے مجھکو ضرور
ہو گئے کفر و ضلالت دل سے میرے آپ دور
سر مین ہے حق کا تماشا آنکھوں مین وحدت کا سرور

ہو چکی پہچان مجھکو خود بہ خود اللہ کی
تھی مین گمراہ اب ہون خواہشمند سیدھی راہ کی

آپ نے فرمایا بیٹی تجھ سے راضی ہو خدا
تو نے اپنے آپ کو حورون مین شامل کر دیا
مصطفیٰ خوش مرتضیٰ خوش تجھ سے خوش ہون فاطمہ
پھول برسائین ملائک تیری تربت پر سدا

الغرض جب کلمۂ توحید کی تلقین کی
چپتے چپتے سے صدا آنے لگی آمین کی

دیوبنی چلا اٹھی بیٹی نے کی مجھ سے دغا
اب میرا جینا جہاں میں سخت مشکل ہو گیا
دیو ناہنجار پر غیض و غضب طاری ہوا
گرز لیکر حضرت والا کی جانب رخ کیا

دیکھتا کیا ہے کھلی ہے سامنے ام الکتاب
بیٹی قرآن کی تلاوت میں ہی اور منھ پر نقاب

تھام کر سر گر پڑا اٹھا بڑا دوڑا گیا
کوہ پر کل ساتھیوں کو جمع کرکے بھیجا
یوں لگا کہنے کہ یہ دشمن ہے ساحر جان کا
اب اسے مہلت نہ دو ہاں کردو اسکا فیصلہ

یہ نہیں یا ہم نہیں گرزوں کو اپنے لو سنبھال
اک کھلونے کی طرح ٹھکرا کے کردو پائمال

آپ نے فرمایا اے بیدین سن جو حق ہی بات
مین نہین ساحر ہے مجھ مین دین کی سچی صفات
تو اگر اسلام لائے اور ہو پابند صلوات
مین ابھی حکم خدا سے تجھکو دیتا ہون نجات

ورنہ تو ہوگا نہ تیرا اس جگہ نام و نشان
آن مین ہو جائے گا نابود زیر آسمان

آپ کی تقریر کا الٹا اثر اُس پر ہوا
ساتھیون کے زُعم مین وہ دشمنِ دینِ خدا
گُرز لیکر ہاتھ مین اکبار جب آگے بڑھا
نعرۂ تکبیر کی کانون مین گُونج اُٹھی صدا

کانپ کر سارے شقی حیران و ششدر بنگئے
اپنی اپنی جا پہ بت کی طرح پتھر بنگئے

ہوگیا نابود شیطان مٹ گیا باطل کا رنگ
مثلِ طائر اُڑ گیا اک جابر و جادِل کا رنگ
نقش بنکر جم گیا توحید کے عامل کا رنگ
چھا گیا دشت و جبل پر مرشدِ کامل کا رنگ

رہ گئی اک آپ کے ہمراہ پتلی نُور کی
آپ کے پہلو مین ہی تُربت بنی ہے حُور کی

اَلمَدد ثُم اَلمَدَد یا حضرتِ باوا ملنگ
ہو رہے ہین آج اپنے دشمنِ ناموس و ننگ
چین ہی لینے نہین دیتی ہمین آپس کی جنگ
خوار ہین۔ نادار ہین۔ برباد ہین جینے سے تنگ

ہم مین اسلامی اُخوت کی ذرا بھی بُو نہین
مُنھ پہ کچھ ہے دل مین کچھ ایمان ہو دُل کل یقین

دین کی گھوڑ دوڑ مین ہر دوست دُنیا دار رہے
ہارہین ہین آج ہم ذلت گلے کا ہار رہے
جسکو ہم اپنا سمجھتے ہین وہی اغیار رہے
ظاہر اہمدرد ہی باطن مین شل مار رہے

ناز تھا جس پر ہمین اب وہ مسلمانی نہین
دھار ہے خنجر مین لیکن دھار مین پانی نہین

میرے آقا ہان ذرا کروٹ بدلکر دیکھئے
دیکھئے حالت ہماری آگے چلکر دیکھئے
اپنے حجرے سے ذرا باہر نکلکر دیکھئے
ہم غلامون کی طرف ہان آنکھین ملکر دیکھئے

حلق ہی شہرگ ہے خنجر ہے جفا کا ساتھ ہے
دوستون کے پیٹ پہ پاؤن گلے پہ ہاتھ ہے

بہرِ حق اے عالیِ دین نبی سے لیجے خبر
دادخواہ ہیں آپ سے آصف بحالِ چشمِ تر
جدِّ امجد کو میرے کر دیجیے اِس کی خبر
ہو رہے ہیں ظلم بیجا آپ کی اولاد پر

یا علی مشکلکشا۔ ہیں دوست دشمن جان کے
آبرو کے رزق کے اولاد کے ایمان کے

تمام شد

منشی سید سلیمان آصف

قابلِ دید مکالمہ

جنت کا عاشق زیر طبع ہے جو قابلِ دید ہے
علاوہ ازیں مختلف تظمین۔ سچی شکایت۔ مٹی کا طنبورہ
جنگِ عناصر وغیرہ چھپ کر تیار ہیں۔ بھنڈی بازار آغا محمد حسن صاحب کی دوکان سے دستیاب ہو سکتی ہے

مجھ کو خصوصیت کے ساتھ شرف نیاز حاصل ہوا۔ انکے اسمار گرامی یہ ہیں آقا سید ابو الحسن الموسوی الاصفہانی۔ آقا شیخ علی نجل الشیخ صاحب جواہر الکلام۔ آقا شیخ احمد آل کاشف الغطا۔ آقا عبد اللہ المامقانی۔ آقا محمد الحسینی السبزدی الفیروزآبادی۔ آقا ضیاء الدین بن محمد العراقی آقا شیخ محمد امین الکاظمینی۔ آقا سید محمد علی بن حسین الحسینی الشہرستانی ہبتہ الدین۔ آقا السید حسن صدر الدین الکاظمی۔ ان حضرات سے سال بھر تک بارہا شرف ملاقات حاصل ہوا۔ دینی و تبلیغی امور پر گفتگو کے بہت سے مواقع حاصل ہوئے اور میری علمی و مذہبی تصنیفات کو بھی انھوں نے ملاحظہ فرمایا میرے خطبوں اور لکچروں کے متعلق بھی معلومات حاصل کی اور بوقت رخصت اجازات و اسناد عطا فرما کر ایک شیعہ نمائندہ کی حیثیت سے خاکسار کی مذہبی اور تبلیغی خدمات کی قدر فرمائی آقائے شہرستانی اور آقائے کاظمی کی عربی تحریرات کا عکس ضمیمہ میں تبرکاً درج کیا گیا اور ان کا ترجمہ یہاں درج کیا جاتا ہے۔

(۳) ترجمہ اجازہ آقائے شہرستانی

حضرت قبلہ آقائے شہرستانی کی تحریر کا

ترجمہ یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حمد ہے اللہ تعالیٰ کے لئے جو حمد کا حق ہے اور درود و سلام سردار انبیاء حضرت محمد مصطفیٰؐ اور آپکی آل اطہار پر جو آپؐ کے بعد امام ہیں۔ حمد و نعت کے بعد خداوند سبحانہ تعالیٰ کے احسانات میں سے ایک احسان مجھ پر یہ ہے کہ میں سنہ ۱۳۴۱ھ میں حضرت عالم فاضل مہذب کامل کی ملاقات سے بہرہ یاب ہوا جو اپنے قلم کی جودت اور اپنی معلومات کی وسعت کی وجہ سے ممتاز ہیں اور اپنی تالیفات و تحریرات کے ذریعہ سے مرکز دین و مذہب کی نصرت و حمایت کرنیوالے اور اپنی تقریرات و خطبات (اسپیچوں اور لکچروں) کے ذریعہ سے کفار و مخالفین کے حملوں کو مٹانے والے ہیں (وہ کون؟) میرے قلب کے سرور اور آنکھوں کے نور جناب مولوی خواجہ غلام الحسنین۔ اللہ تعالیٰ انکی کوششوں کو قبول فرمائے اور اپنی خوشنودی و رضامندی کی توفیق انکو عطا فرمائے اور انکے حال کو مستقبل میں ماضی سے زیادہ بہتر بنائے خواجہ صاحب کی ملاقات سے ہمکو خوشی حاصل ہوئی جبکہ عند الملاقات ہمکو معلوم ہوا کہ وہ خدمات اسلامیہ میں سب سے آگے رہنے والے بہادر و دلیر ہیں۔ فاضل بلند ہمت ہیں میدان مباحثہ و مناظرہ میں شیر ہیں۔ درحقیقت حق تو یہ ہے کہ وہ حمایت حق اور مخالفین کے حملوں کو دفع کرنیکے مستحق ہیں اور ہمارے برادران ایمانی کے لئے سزاوار ہے کہ اُن کے وجود کو (خدا تعالےٰ انکی تائید کرے) دین کی حفاظت اور ملحدین سے رو در رو مقابلہ کرنے کے لئے غنیمت سمجھیں اور انکے مقالات و مضامین کی اشاعت انکی تصنیفات و تالیفات کی طباعت انکے خطبات (لکچروں) کی سماعت اور انکی کتابوں کے حاصل کرنے۔ انکے نیک ارادوں میں اعانت کرنے۔ انکی نصیحتوں کے قبول کرنے انکے مستحکم اور مدلل وعظوں سے فائدہ اٹھانے کے لئے کوشش اور اہتمام کریں کیونکہ عالم باعمل بہترین درخت باثمر ہے۔ جو ہر وقت اپنا پھل دیتا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ نیکی کرنیوالوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا اور ہمارے تمام برادران ایمانی پر ہمارا اسلام ہو۔ منجانب خادم علم و دین محمد علی بن حسین الحسینی الشہرستانی ہبتہ الدین۔ ۲۵ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۱ھ

(۴) ترجمہ اجازہ آقائے کاظمی

حضرت آقائے قبلہ سید حسن صدر الدین کاظمی نے خاکسار کی خدمات کے متعلق جو الفاظ تحریر فرمائے ہیں اُن کا ترجمہ یہ ہے :۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ہاں بیشک وہ (یعنی خواجہ غلام الحسنین) اللہ تعالےٰ ہمیشہ انکی تائید کرے ضرور ایسے ہیں (جیساکہ آقا سید ہبتہ الدین نے لکھا ہے) اور اُس سے بھی بالاتر ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن جیسے بہت سے آدمی پیدا کرے اور اُن کی توفیق و تائید کو زیادہ کرے۔ تحریر خادم شرع سید حسن صدر الدین کاظمی ۲۹ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۱ھ)

(۵) علماو مجتہدین لکھنؤ کی تحریرات

حضرت صدر المحققین مولنا آقا سید ناصر حسین صاحب قبلہ کی تقریظ اور حضرت مولنا آقا سید نجم الحسن صاحب قبلہ کے خط کا عکس بھی ضمیمہ میں بطور تبرک درج کیا گیا ہے جن میں میری عام اسلامی زندگی اور شیعہ نمائندگی کا ذکر ہے۔

خاتمہ

۸۲۔ راقم کی دعا

اب میری دعا یہ ہے کہ خداوند غفار بحرمۃ النبی وآلہ الاطہار صلوات اللہ علیہ وعلیہم السلام مجھ خاکسار گنہگار کی خدمت قلیل کو باجر جزیل قبول فرما کر میرے دینی کاموں میں خیر و برکت عطا فرمائے اور انکو میرے گناہوں کا کفارہ اور نجات اخروی کا وسیلہ بنائے آمین یا رب العالمین ناظرین سے بھی اپنے لئے اسی دعا کا خواستگار ہوں
الغرض این نظم و تحریر ؎ زما ہر ذرہ خاک افتادہ جائے ؎ غرض نقشیست کز ما یاد ماند ؎ کہ ہستی را نمی بینم بقائے ؎ مگر صاحبدلے روزے برحمت ؎ کند درکار درویشاں دعائے۔

هبة الدين
الحسيني
وزير المعارف العراقيه
بغداد

عکس اجازه عطا کرده حضرت حجة الاسلام آقا سید هبة الدين صاحب قبله شهرستانی
وزیر معارف عراق

بسم الله الرحمن الرحيم
نعم انه دام تأييده كذلك
وفوق ذلك كثر الله امثاله
وزاد في توفيقه وتأييده
حرره خادم الشرع السيد
صدر الدين الكاظمي

عکس اجازه عطا کرده ... ١٣٤١ ... حسن صدر الدين الكاظمي ... مجتهد ...

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله حق حمده والصلوة والسلام على سيد الانبياء محمد وآله الائمة من بعده
وبعد فمن منّ الله سبحانه عليّ حظوتي في سنة ١٣٤٠ بلقيا حضرة العالم الفاضل
المهذب الكامل الممتاز بجودة يراعه وسعة اطلاعه حامي بيضة الدين والمذهب
بما الفه وكتب ماحي نهضة الكفار والمخالفين بما قرره وخطب سرور قلبي
ونور العين جناب المولوي غلام الحسنين شكر الله مساعيه ووفقه لمراضيه
واحسن حاله في مستقبله اكثر من ماضيه سرنا لقياه اذ لقينا به بطلاً مقداماً
وفاضلاً هماماً ومجادلاً ضرغاماً فالحق والحق اقول انه حقيق بالدفاع عن الحق
ويحق لاخواننا المومنين ان يغتنموا وجوده (ايده الله) لمحافظة الدين
ومكافحة الملحدين وان يهتموا لنشر مقالاته وطبع مؤلفاته واستماع
خطبه واقتناء كتبه ومساعدته في منوياته الحسنة وقبول نصائحه
ومواعظه المتقنة فان العالم العامل خير شجرة مثمرة تؤتي اكلها كل حين
وان الله تعالى لا يضيع اجر المحسنين والسلام على كافة اخواننا المومنين

من خادم العلم والدين
٢٥ ربيع المولود سنة ١٣٤١ محمد علي الحسيني الشهرستاني

عکس تحریر حضرت حجۃ الاسلام آقا سید ناصر حسین صاحب قبلہ مجتہد لکھنؤ

باسمہ سبحانہ

جناب ریاست مآب الفاضل العلامہ عمدۃ الاماثل الفخام دامت معالیکم العالیہ

بعد تسلیمات مشتاقانہ و تحیات متواترہ کے گذارش ہے کہ عنایت نامہ بسبب کمال اتحاد ہو
رہی کی تصنیف جدید (سوامی دیانند اور انکی تعلیم) مجھکو ملی اس عطیہ عالیہ کا شکریہ
صمیم قلب سے ادا کرتا ہوں جناب والا کی تصانیف سے مجھکو جسقدر دلچسپی ہے وہ معرض بیان
میں نہیں آسکتی ہے میں ہر ایک تصنیف کو نہایت شوق سے مطالعہ کرتا ہوں اور
بہت محظوظ ہوتا ہوں اگرچہ ہر ایک تصنیف نہایت قابل قدر ہے لیکن یہ تصنیف سب
تصنیفوں سے ممتاز اور اہل اسلام کے لئے مایہ ناز ہے خداوند عالم سے دعا ہے
کہ آپ ہمیشہ مؤید و مسدد رہیں اور تائید اسلام میں علے الدوام آپکو
کامیابی تام نصیب ہو والسلام خیر ختام

ناصر حسین عفی عنہ

یکم ربیع الاول سنہ [illegible]ھ

عکس خط حضرت حجۃ الاسلام آقا سید نجم الحسن صاحب قبلہ مجتہد لکھنؤ

فضائل مآب عمدۃ الاحباب جناب مولوی حاجی خواجہ غلام الحسنین صاحب دام مکارمہم

بعد سلام با اکرام التماس ہے کہ خدا کے فضل و کرم سے امید ہے کہ آپکا مزاج بخیر ہوتا ہوگا
آپکو معلوم ہوگا کہ اسی ماہ مئی کی بائیسویں تاریخ کو لکھنؤ میں اچھوت قوم کی
طرف سے مذاہب کی کانفرنس ہونیوالی ہے اور سنا گیا ہے کہ ممالک خارجہ سے بھی کچھ
لوگ آئینگے اور ملک کی جمعیت بھی زیادہ ہوگی مسلمانوں سے بھی نمائندے طلب کیے
گئے ہیں - اور یہاں تجویز یہ ہوئی ہے کہ ایک نمائندہ شیعہ مذہب کی طرف سے بھی
شریک کیا جاوے کیونکہ لکھنؤ شیعوں کا صدر مقام ہے لہذا ضرورت ہے کہ شیعہ
مذہب کا نمائندہ ایسا شخص ہو جو ہندوؤں کے مختلف طبقات کے حالات سے
باخبر ہو اور اسلام کے حالات سے بھی بخوبی واقف ہو اور انگریزی بھی جانتا ہو
اور عمدہ پیرایہ سے موثر لہجہ میں اسلام کو شیعی نقطۂ نظر سے پیش کر سکتا ہو اور اچھوت
قوم کے مطالبات کو پیش نظر رکھکر اسلام کی دعوت دے سکتا ہو - آجکل مجلس مشاورت
میں یہ طے پایا ہے کہ یہ کام آپ سے بہتر اور کوئی نہیں کر سکتا لہذا آپ اپنا تشریف آوری

عکسِ خطِ فاضلِ باکمال مسٹر مارماڈیوک پکتھال صاحب مرحوم

Hyderabad,
Deccan
June 29th 1926

Dear Sir

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ و برکاتہ

I have just finished reading "Islam and the Divine Unity" by Khwaja Ghulam ul-Hasanein, which you so kindly sent me. The book is a little gem, so clear and certain in its light of reasoning that anyone who loves lucidity must value it . . . .

Yours fraternally

M. Pickthall

(ترجمۂ خط) حیدرآباد
دکن
۲۹ جون سنہ ۱۹۲۶ء

عزیز جناب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے کتاب "اسلام اینڈ دی ڈوائن یونٹی" (اسلام و توحید) مصنفہ خواجہ غلام الحسنین کو ابھی ابھی پڑھ کر ختم کیا ہے جو بڑی مہربانی سے آپ نے میرے پاس بھیجی تھی۔ کتاب (کیا ہے) ایک جواہر ریزہ ہے اور اپنے استدلال کی روشنی میں ایسی صاف وصریح اور یقینی ہے کہ جو شخص صفائی بیان کو پسند کرتا ہے وہ ضرور بالضرور اس کی قدر کرے گا × × × × × ×

آپ کا بھائی ایم۔ پکتھال

نوٹ۔ یہ خط مسٹر پکتھال نے سید فدا حسین صاحب کو لکھا تھا۔ جو اُسوقت حیدرآباد دکن میں پولیس آفیسر (غالباً ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ) تھے۔ یہ عکس خط کے صرف اُس حصہ کا ہے جس کا تعلق کتاب کے ریویو سے ہے۔ باقی حصہ کے عکس کی ضرورت نہیں تھی۔

بقیہ فہرست مضامین

فصل دوم تحریری مناظرات

باب ہفتم خدمات کی [illegible]

ضمیمہ